رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

ٹیلیفون: ۴۴۹

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ۔ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ

الفضل

ربوہ

ایڈیٹر: مسعود احمد دہلوی

جلد ۳۵/۶۰ ○ جمعرات ۵ صفر المظفر ۱۴۰۲ ہجری ۳ فتح ۱۳۶۰ ہش ۳ دسمبر ۱۹۸۱ء ○ نمبر ۲۷۵

اخبارِ احمدیہ

ربوہ: یکم فتح / دسمبر:۔ سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم ڈاکٹر صاحبزادہ مرزا منور احمد صاحب کی مرسلہ آج صبح کی اطلاع مظہر ہے کہ

حضور ایدہ اللہ کو ضعف کی تکلیف ہے۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ مولا کریم شافیٔ مطلق اپنے فضل و کرم سے حضور انور ایدہ اللہ کو صحت کامل عطا کرے اور اپنے فضلوں اور رحمتوں کی چھاؤں میں رکھے اور ہر آن اپنے فرشتوں کی تائید و حمایت سے نوازتا رہے۔ آمین۔

حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کی صحت اللہ تعالیٰ کے فضل سے اچھی ہے۔ الحمد للہ۔

احباب کرام التزام سے دعائیں کرتے رہیں کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے حضرت سیدہ موصوفہ کو صحت و سلامتی سے رکھے اور آپ کا بابرکت سایہ تادیر ہمارے سروں پر سلامت رکھے۔ آمین۔

حضور ایدہ اللہ تعالیٰ سے ملاقات کے سلسلہ میں

ضروری اعلان

احباب جماعت کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے کہ جلسہ سالانہ اور دیگر مصروفیات کی بناء پر تا اطلاع ثانی حضور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز سے ہر طرح کی ملاقات بند رہے گی۔

حمید احمد کلیم
(پرائیویٹ سیکرٹری)

ارشادات سیدنا حضرت اقدس

حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے

یہ سنت اللہ اور قانون الٰہی ہے جس میں تخلف جائز نہیں

"انسان حیوان ناطق ہے اور اپنے نطق کے ساتھ بھی کبھی خدا تعالیٰ کا فیض پا سکتا ہے۔ دوسری چیزوں کو نطق عطا نہیں ہوا۔ پس اس جگہ سے ظاہر ہے کہ انسان کا دعا کرنا اس کی انسانیت کا ایک خاصہ ہے جو اس کی فطرت میں رکھا گیا ہے اور جس طرح خدا تعالیٰ کی صفات ربوبیت اور رحمانیت سے فیض حاصل ہوتا ہے۔ اسی طرح صفتِ رحیمیت سے بھی ایک فیض حاصل ہوتا ہے۔ صرف فرق یہ ہے کہ ربوبیت اور رحمانیت کی صفتیں دعا کو نہیں چاہتیں کیونکہ وہ دونوں صفات انسان سے خصوصیت نہیں رکھتیں اور تمام پرند چرند کو اپنے فیض سے مستفیض کر رہی ہیں بلکہ صفت ربوبیت تو تمام حیوانات اور نباتات اور جمادات اور اجرام ارض اور سماوی کو فیض رسان ہے اور کوئی چیز اس کے فیض سے باہر نہیں برخلاف صفت رحیمیت کے کہ وہ انسان کے لیے ایک خلعت خاصہ ہے اور اگر انسان ہو کر اس کی صفت سے فائدہ نہ اٹھاوے تو گویا انسان حیوانات بلکہ جمادات کے برابر ہے۔ جبکہ خدا تعالیٰ نے فیض رسانی کی چار صفت اپنی ذات میں رکھی ہیں اور رحیمیت کو جو انسان کی دعا کو چاہتی ہے خاص انسان کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ پس اس سے ظاہر ہے کہ خدا تعالیٰ میں ایک خاص قسم کا وہ فیض ہے جو دعا کرنے سے وابستہ ہے اور بغیر دعا کے کسی طرح مل نہیں سکتا۔ یہ سنت اللہ اور قانون الٰہی ہے جس میں تخلف جائز نہیں یہی وجہ ہے کہ انبیاء علیہم السلام اپنی اپنی امتوں کے لیے دعائیں مانگتے رہے۔ توریت میں دیکھو کہ کتنی دفعہ بنی اسرائیل خدا تعالیٰ کو ناراض کر کے عذاب کے قریب پہنچ گئے اور پھر کیونکر حضرت موسیٰ علیہ السلام کی دعا اور تضرع اور سجدہ سے وہ عذاب ٹل گیا حالانکہ بار بار وعدہ بھی ہوتا رہا کہ میں ان کو ہلاک کروں گا۔

اب ان تمام واقعات سے ظاہر ہے کہ دعا محض لغو امر نہیں اور نہ صرف ایسی عبادت ہے جس پر کسی قسم کا فیض نازل نہیں ہوتا۔ یہ ان لوگوں کے خیال ہیں کہ جو خدا تعالیٰ کا وہ قدر نہیں کرتے جو حق قدر کرنے کا ہے اور نہ خدا کی کلام کو نظر عمیق سے سوچتے ہیں اور نہ قانون قدرت پر نظر ڈالتے ہیں حقیقت یہ ہے کہ دعا پر ضرور فیض نازل ہوتا ہے۔ جو ہمیں نجات بخشتا ہے اسی کا نام فیض رحیمیت ہے جس سے انسان ترقی کرتا جاتا ہے۔ اسی فیض سے انسان ولایت کے مقامات تک پہنچتا ہے اور خدا تعالیٰ پر ایسا یقین لاتا ہے کہ گویا آنکھوں سے دیکھ لیتا ہے۔"

(ایام الصلح صفحہ ۲۰-۲۱)

خدا کے فضل اور رحم کے ساتھ

تحریکِ دعائے خاص

Digitized by Khilafat Library Rabwah

محترم صاحبزادہ ڈاکٹر مرزا منور احمد صاحب ربوہ

حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ حرم محترم حضور انور ایدہ اللہ کی طبیعت آج تمام دن بہت ہی خراب رہی بعد دوپہر تو حالت انتہائی نازک ہو گئی انکے سینہ پر نمونیہ کا اثر ہو گیا ہے گردوں کے اوپر پھوڑا بن چکا ہے خون میں انفیکشن بہت زیادہ ہے قارورہ بہت کم آ رہا ہے یوریا UREA روزانہ بڑھتا جا رہا ہے۔ سانس بھی ٹھیک نہیں غرض ہر علامت بہت ہی تشویشناک ہے۔ اپنی طرف سے ہر ممکن تدبیر کی توفیق اللہ تعالیٰ دے رہا ہے آج بعد دوپہر کراچی سے بھی تین ماہر ڈاکٹر دیکھنے آئے کل لاہور سے ماہر ڈاکٹر دیکھنے آئے تھے۔ اب صرف اور صرف ہمارے پیارے خالق و مالک کا اذن ہی رہ گیا ہے احباب بے حد دعائیں نہایت تضرع سے فرمائیں کہ وہ قادر توانا خدا وہ شافیٔ مطلق اپنے دستِ قدرت سے کامل شفایابی کا اذن فرمائے۔ آمین اللھم آمین۔

والسلام۔ خاکسار: ڈاکٹر مرزا منور احمد

(۹ بجے شب - ۲/۱۲/۸۱)

رجسٹرڈ نمبر ایل: ۵۲۵۴، پبلشر: مسعود احمد، پرنٹر: سید عبد الحی، مطبع: ضیاء الاسلام پریس ربوہ۔ مقام اشاعت: دفتر روزنامہ الفضل دار الرحمت غربی ربوہ۔ قیمت: ۵۵ پیسے

الفضل

۵ر صفر ۱۴۰۲ھ

۳ر فتح ۱۳۶۰ ہش

Digitized by Khilafat Library Rabwah

جلسہ سالانہ کی عظیم الشان برکات کا نمایاں پہلو

باہم ایک جگہ جمع ہو کر اللہ اور رسولؐ کی باتیں کرنے اور اجتماعی طور پر ذکرِ الٰہی میں وقت گزارنے اور اللہ تعالیٰ کے فضلوں اور احسانوں کو یاد کر کے اس کا شکر بجا لانے کی فضیلت اور اس کی عظیم الشان برکات پر ہم قرآن مجید اور احادیثِ نبوی کی رُو سے تفصیل سے روشنی ڈال چکے ہیں۔ آج ہم یہ واضح کرنا چاہتے ہیں کہ اجتماعی ذکرِ الٰہی کی ایسی ہی بابرکت مجالس میں سے ـــــ جنہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی احادیث کی رُو سے آسمان سے نازل ہونے والے لاتعداد فرشتے اپنے حلقہ میں لے کر خیر و برکت سے بھر دیتے ہیں، جن پر خدا تعالیٰ کی رحمت چھا جاتی ہے، جن میں آسمان سے سکینت نازل ہو کر بشاشت و طمانیت اور روحانی کیف و سرور کی لہر دوڑا دیتی ہے اور جن کا ملائے اعلیٰ میں ذکر بلند ہوتا ہے ـــــ ایک ہمارا مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ کا اجتماعِ عظیم بھی ہے۔

ہمارا یہ مقدس و بابرکت جلسہ سالانہ جیسا کہ اس میں شرکت کرنے والے پاکستان کے کونہ کونہ اور اطراف و جوانبِ عالم سے آئے ہوئے لاکھوں ذاکرین اپنے ذاتی تجربہ اور مشاہدہ کی بنا پر جانتے ہیں اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنے اور اُس کے غیر معمولی فضلوں اور احسانوں کو یاد کر کے اس کا شکر بجا لانے کی غرض سے ہی منعقد کیا جاتا ہے۔ اس میں مسلسل تین دن تک نیند اور کھانے کے مختصر وقفوں کے سوا دن اور رات اس کثرت سے ذکرِ الٰہی بلند ہوتا ہے کہ ہزاروں ہی نہیں لاکھوں دل سکینت و اطمینان سے معمور ہو کر فرطِ انبساط سے جھوم اُٹھتے ہیں۔ ہر کوئی یہ محسوس کئے بغیر نہیں رہتا کہ وہ ایک اَور ہی عالم میں زندگی بسر کر رہا ہے جہاں ہر طرف مسرت ہی مسرت ہے اور ایک خاص قسم کا روحانی کیف ہے جو رگ و ریشہ میں سرایت کر رہا ہے۔

ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت جلسہ سالانہ کے ایام سے چند روز پیشتر ہی سے کہ جب جلسہ میں شرکت کی غرض سے آنے والے خوش نصیب مہمانوں کے پُرشوق قافلوں کی مرکزِ سلسلہ میں آمد کا آغاز ہوتا ہے فزوں سے فزوں تر ہوتی چلی جاتی ہے یہاں تک کہ جلسہ سالانہ کے پہلے روز سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ جلسہ گاہ میں تشریف لا کر اور اللہ تعالیٰ کی حمد بیان کر کے اپنے روح پرور خطاب اور اجتماعی دعا سے جلسہ کا افتتاح فرماتے ہیں۔ اس کے بعد تین دن تک مختلف اجلاسوں میں اہم دینی موضوعات پر علماءِ سلسلہ کی نہایت ایمان افروز تقاریر کا سلسلہ جاری رہتا ہے اور ذوق و شوق اور ولولۂ عشق کی کیفیت اپنے نقطۂ عروج کو سیدنا حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کے رُوح پرور اور ولولہ انگیز خطابات کے وقت پہنچتی ہے۔ اللہ تعالیٰ کے وعدوں کے پورا ہونے، تائید و نصرتِ الٰہی کے مہتم بالشان نشانوں کے ظاہر ہونے اور خدائی افضال و انعامات کے بارش کی طرح نازل ہونے کے اذکار پر لاکھوں دل فرطِ مسرت سے جھوم اٹھتے ہیں اور وہ اللہ تعالیٰ کی کبریائی اور اُس کی حمد اور شکر کا ایسے والہانہ انداز میں اظہار کرتے ہیں کہ آسمان پر فرشتے بھی عش عش کر اُٹھتے ہیں۔ الغرض اس قدر وسیع پیمانہ پر اور اس کثرت سے ذکرِ الٰہی بلند ہوتا ہے کہ اَلَا بِذِکْرِ اللّٰہِ تَطْمَئِنُّ الْقُلُوْبُ کو لاکھوں انسان اپنے وجودوں میں پورا ہوتے خود محسوس کرتے ہیں اور اپنے رحمٰن و رحیم اور قادر و کریم خدا کے حضور سجدات شکر بجا لاتے ہیں۔

پھر مسجد مبارک (جس میں حضور ایدہ اللہ خود نماز پڑھاتے ہیں) کے علاوہ ربوہ کی جملہ مساجد میں پانچوں نمازوں میں پُرشوق نمازیوں کی کثرت کا یہ عالم ہوتا ہے کہ تل دھرنے کو جگہ نہیں ہوتی۔ مزید برآں جب رات کی خاموش گھڑیوں میں ربوہ کی تمام مساجد میں نماز تہجد کے دوران لاکھوں روحیں سوز و گداز سے معمور ہو کر آستانۂ الوہیت پر سجدہ ریز ہوتی ہیں اور دُنیا میں غلبۂ اسلام سے متعلق اپنی درد بھری التجائیں اپنے خالق و مالک کے حضور پیش کرتی ہیں تو یوں محسوس ہوتا ہے کہ اس وقت آسمان زمین کے بالکل قریب آگیا ہے۔ اس عالم میں لاکھوں دل اس یقین سے لبریز ہو جاتے ہیں کہ جو دعا کیجئے قبول ہے آج۔ الغرض جلسہ سالانہ کے مبارک ایام میں جب سیدنا حضور انور کے روح پرور، بصیرت افروز خطابات اور علماءِ سلسلہ کی ایمان افروز تقاریر سے مستفیض ہونے، نیز دعاؤں اور ذکرِ الٰہی کی عظیم الشان برکات سے بہرہ ور ہونے کی توفیق ملتی ہے اور مسلسل تین روز تک ملتی ہی چلی جاتی ہے تو روحانی علو و ارتفاع کی ایک ناقابلِ بیان کیفیت میسر آئے بغیر نہیں رہتی جو اس امر کی آئینہ دار ہوتی ہے کہ روح آسمان کی بلندیوں میں محوِ پرواز ہو کر عرشِ الٰہی کے قریب جا پہنچی ہے۔

ایک عجیب پُرکیف ماحول اور عجیب روحانی سماں ہوتا ہے جسے الفاظ میں بیان کرنا ممکن نہیں۔ لاکھوں لذت آشنا دل اس پُرکیف روحانی ماحول کی انقلاب انگیز تاثیر سے بخوبی آگاہ ہیں اور وہ ہر سال ان سے متمتع اور بہرہ اندوز ہونے کی خاطر ان ایام میں کھنچے چلے آتے ہیں۔ رحمتِ خداوندی کا آئینہ دار وہ زمان وہ روزگار اب پھر قریب آرہا ہے اور اس کی آمد آمد کے تصور سے ہی دلوں میں مسرتوں کی کلیاں پھوٹنا شروع ہو چکی ہیں اور کچھ دنوں کی بات ہے کہ جب لاتعداد پھولوں کے کھلنے سے ہر طرف چمن در چمن مہک اٹھیں گے۔ اِنْ شَاءَ اللّٰہُ الْعَزِیْزُ وَ بِاللّٰہِ التَّوْفِیْق۔

بِسْمِ اللّٰہِ السَّمِیْعِ الدُّعَاءِ

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ نور اللہ مرقدھا نے یہ دعائیہ نظم حضرت نواب محمد عبداللہ خان صاحب اور حضرت سیدہ منصورہ بیگم صاحبہ کی علالت کے وقت کہی تھی جو "الفضل" ۳ر مارچ ۱۹۴۹ء میں صفحہ ۲ پر شائع ہوئی تھی یہ دعائیہ اشعار بغرض دعا پھر درج کئے جاتے ہیں۔ (ادارہ)

اَے مُحسن و محبُوبِ خُدا اَے مرے پیارے
اَے قُوّتِ جاں اَے دلِ محزُوں کے سہارے
اَے شاہِ جہاں، نُورِ زَماں، خالقِ باری
ہر نعمتِ کَونین ترے نام پہ واری
یارا نہیں پاتی ہے زباں شُکر و ثنا کا
احسان سے بندوں کو دیا اِذن دُعا کا
کیا کرتے جو حاصِل یہ وسیلہ بھی نہ ہوتا
یہ آپ سے دو باتوں کا حِیلہ بھی نہ ہوتا
تسکینِ دل و راحتِ جاں مِل ہی نہ سکتی
آلامِ زمانہ سے اَماں مِل ہی نہ سکتی
پَروا نہیں باقی نہ ہو بے شک کوئی چارا
کافی ہے ترے دامنِ رحمت کا سہارا
مایُوس کبھی تیرے سَوالی نہیں پھرتے
بندے تری درگاہ سے خالی نہیں پھرتے
مالک ہے جو تُو چاہے تو مُردوں کو جِلا دے
اَے قادرِ مُطلق مرے پیاروں کو شِفا دے
ہر آن ترا حُکم تو چل سکتا ہے مَولےٰ
وقت آبھی گیا ہو تو وہ ٹل سکتا ہے مَولےٰ
تُو چاہے اگر خاک کی چُٹکی میں شِفا دے
ہر ذرّۂ ناچیز کو اکسیر بنا دے
تقدیر یہی ہے تو یہ تقدیر بدل دے
تُو مالکِ تحریر ہے "تحریر" بدل دے

آمین!

(دُرِّ عدن صفحہ ۴۴، ۴۵)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

غیرتِ الٰہی کے عبرتناک نمونے

مکرم مولوی فضل الٰہی صاحب انوری - بی ایس سی - شاہدرہ

یوں تو اللہ تعالیٰ ہر مرحلے پر اپنے مومن بندوں کی مدد کرتا - دشمنان کے مقابلے میں ان کی مدافعت کرتا اور بعض اوقات الہام کشوف یا رؤیا کے ذریعے بشارت دے کر ان سے اپنی محبت کا اظہار کرتا ہے مگر جب اس کی غیرت کو بھڑکایا جائے اور اس کے خاص بندوں کو اس کی خاطر دکھ دیا جائے تو پھر وہ اپنی قدرت کا دوہرا نشان ظاہر کرتا ہے۔ یعنی ایک طرف اس کی رحمت جوش میں آکر اس کے مظلوم بندے کی نصرت کرتی ہے جس کے نتیجہ میں وہ عزت اور شرف میں پہلے سے بھی بڑھ جاتا ہے اور دوسری طرف اس کا غضب بھڑک کر دکھ دینے والوں کو رسوائی اور ذلت کے گڑھے میں گرا دیتا ہے۔

تاریخ انسانی اس قسم کے واقعات سے بھری پڑی ہے کہ جب بھی کوئی شخص خدا تعالیٰ کے مقابل پر کھڑا ہوا - خدا کے قہر کے ہاتھ نے اسے نیست و نابود کر دیا - یہی حال ان قوموں کا ہوا جنہوں نے خدا کے مرسلوں کو ستانے کی کوشش کی - ایک طرف اس شخص یا قوم کی تباہی دوسروں کے لئے عبرت کا نشان بن گئی تو دوسری طرف خدا کی خاطر ستائے جانے والوں کو حاصل ہونے والی غیر معمولی کامیابیاں ان کے اندر ایمان اور یقین کی شمع روشن کرنے کا موجب ہوئیں - فرعون کے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی آنکھوں کے سامنے تباہ ہونے کا واقعہ ایک تاریخی حقیقت کے طور پر دنیا کے سامنے ہے - بنی اسرائیل پر ظلم کی انتہاء سے فرعون اور اس کی قوم کے لوگ موردِ غضبِ الٰہی تو پہلے ہی ہو چکے تھے - اب جو انہوں نے حضرت موسیٰ علیہ السلام پر تمسخر اور استہزاء شروع کیا - مثلاً جیسا کہ قرآن کریم میں آتا ہے کہ :-

"فرعون نے ہامان سے کہا -
دیکھو بھئی ایک اونچا محل تو بنانا
میں موسیٰ کے خدا کو دیکھوں۔"

تو اللہ تعالیٰ کی غیرت جوش میں آئی - اس نے موسیٰ علیہ السلام کو بچا کر فرعون اور اس کے لشکر کو سمندر میں غرق کر کے اپنی قدرت کا دوہرا ہاتھ دکھایا - یعنی وہی پانی جو موسےٰ علیہ السلام اور آپ کی قوم کی نجات کا باعث ہوا اسی پانی نے فرعون اور اس کے لشکر کو تباہ و برباد کر دیا - فرعون نے ڈوبتے ہوئے کہا تو سہی -

"آمَنْتُ بِرَبِّ مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ"

کہ اب میں موسیٰ اور ہارون کے خدا پر ایمان لاتا ہوں

مگر ——— وقت گزر چکا تھا - خدا نے کہا - اب میری تقدیر پوری ہو چکی ہے - تیری یہ توبہ تجھے ہلاکت سے تو نہیں بچا سکتی - البتہ تیرا بدن محفوظ کر لیا جائے گا تاکہ تو اس کے ذریعہ سے آنے والی نسلوں کے لئے درسِ عبرت بن جائے -

یہ کتنا عظیم الشان نشان ہے جو اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ماننے والوں کو دکھایا - اسی کی طرف اشارہ کرتے ہوئے فرماتا ہے :-

"وَاَغْرَقْنَآ اٰلَ فِرْعَوْنَ وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ"

یعنی کیا تم نے میری قدرت کا یہ دوہرا نشان نہیں دیکھا کہ تم موت کے مونہہ میں پڑنے کے باوجود بچا لئے گئے اور تمہارے دیکھتے ہی دیکھتے فرعون اور اس کا لشکر تباہ و برباد ہو گیا۔

ابرہہ کی ہلاکت :

زمانہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے پہلے کا ابرہہ کی ہلاکت کا واقعہ بھی اللہ تعالیٰ کی اسی قسم کی قدرت نمائی کا آئینہ دار ہے - آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے دادا حضرت عبدالمطلب کے زمانہ میں یمن کا علاقہ حبشہ کے ماتحت تھا اور اس کا والی ابرہہ الاشرم تھا جو ایک عیسائی حبشی تھا - یہ شخص خانہ کعبہ سے سخت دشمنی رکھتا تھا اور چاہتا تھا کہ کسی طرح عرب کے لوگوں کی توجہ کعبہ سے پھیر دے - چنانچہ اس نے کعبہ کے مقابل پر ایک بہت بڑا معبد تیار کیا جس میں جا بجا قیمتی پتھر لگوائے - سنگِ مرمر سے اسے مزین کیا اور سونے کا پانی پھروا کر اس کی چمک دمک کو دوبالا کیا اور لوگوں کو حکم دیا کہ وہ بجائے کعبہ کے اس کا طواف کریں - اس کا مقصد یہ تھا کہ اس سے ایک تو عربوں کا اتحاد پارہ پارہ ہو جائے گا اور دوسرے عرب میں عیسائیت کو فروغ حاصل ہوگا - عرب بھلا اسے کب برداشت کر سکتے تھے - چنانچہ تمام عرب اور بالخصوص قریشِ مکہ میں سخت جوش پیدا ہو گیا اور ایک عرب نے عین اس معبد کے اندر جا کر پاخانہ کر دیا - ابرہہ کو معلوم ہوا تو وہ سخت برہم ہوا اور اس کے دل میں اہل عرب بالخصوص کعبہ کے خلاف سخت غصہ پیدا ہو گیا - اور اس نے ارادہ کر لیا کہ وہ کعبہ کو مسمار کر کے دم لے گا اس نے اس غرض کے لئے ایک بہت بڑا لشکر جمع کیا اور اپنے ساتھ کچھ ہاتھی بھی لے لئے جن سے یہ غرض تھی کہ بجائے اس کے کہ خانہ کعبہ کی چار دیواری کو آدمی گرائیں زنجیریں باندھ کر ہاتھیوں کے ذریعے ایک ہی جھٹکے سے ساری عمارت کو منہدم کر دیا جائیگا۔

یہ لشکرِ جرار جو بعض روایات کے مطابق بارہ ہزار اور بعض کے مطابق بیس ہزار افراد پر مشتمل تھا جب مکہ سے سات آٹھ میل کے فاصلے پر رہ گیا تو قریش سخت خوفزدہ ہوئے کیونکہ وہ جانتے تھے کہ وہ اس کے مقابلے کی تاب نہیں رکھتے تھے - چنانچہ انہوں نے باہم مشورہ سے حضرت عبدالمطلب کو ابرہہ کے پاس بطور وفد بھیجا - ابرہہ حضرت عبدالمطلب کی وجیہہ شکل اور نجابت کو دیکھ کر بہت متاثر ہوا اور پوچھنے لگا کہ آپ کے آنے کا مقصد کیا ہے - اس سے قبل ابرہہ کے آدمیوں نے حضرت عبدالمطلب کے دو سو اونٹ پکڑ لئے تھے - ابرہہ کے پوچھنے پر انہوں نے جواب دیا کہ آپ کے لشکر والوں نے میرے دو سو اونٹ پکڑ لئے ہیں - وہ مجھے دلوا دیئے جائیں یہ سن کر ابرہہ کہنے لگا - جب میں نے آپ کی شکل دیکھی تھی - تو میں بہت ہی متاثر ہوا تھا اور میں سمجھتا تھا کہ آپ بڑے عقلمند انسان ہیں - مگر آپ کی اس بات سے وہ سب اثر جاتا رہا ہے - میں تو تمہارے اور تمہارے باپ دادوں کے عبادت خانہ کو گرانے آیا ہوں اور تمہیں اپنے دو سو اونٹوں کی فکر پڑی ہوئی ہے یہ سنتے ہی حضرت عبدالمطلب نے جو جواب دیا وہ آپ کی زیرکی اور غیرتِ ایمانی پر دلالت کرتا ہے - آخر ان کے صلب میں اسی محمد صلی اللہ علیہ وسلم کا نور تھا جس کے لئے ساری کائنات پیدا کی گئی تھی -

آپ نے کہا :-

"اَنَا رَبُّ الْاِبِلِ وَلِلْبَيْتِ رَبٌّ يَمْنَعُهٗ"

کہ میں تو اپنے اونٹوں کا مالک ہوں اور اس گھر کا بھی ایک مالک ہے جو اس کی حفاظت کرے گا۔

اور یہ کہہ کر وہ وفد واپس لوٹ آیا - تاریخ میں آتا ہے کہ واپس لوٹنے کے بعد انہوں نے اہلِ مکہ کو کہا کہ ابرہہ کا حملہ یقینی ہے اور ہم اس کے مقابلہ کی طاقت نہیں رکھتے اس لئے بہتر ہوگا کہ ہم لوگ شہر کو چھوڑ کر باہر پہاڑوں پر چلے جائیں تاکہ ابرہہ نے جو کچھ کرنا ہے کرلے یہ کہہ کر آپ بعض قریشی دوستوں کے ہمراہ خانہ کعبہ کے پاس آئے - دل میں رقت تھی اور خاص قسم کا درد تھا - خانہ کعبہ کے دروازہ کا حلقہ پکڑ کر انھوں نے بڑے سوز سے یہ دعائیہ شعر پڑھے :-

"لَا هُمَّ اِنَّ الْعَبْدَ يَمْنَعُ
رَحْلَهٗ فَامْنَعْ حِلَالَكَ
لَا يَغْلِبَنَّ صَلِيْبُهُمْ
وَمِحَالُهُمْ غَدْوًا مِحَالَكَ"

کہ اے اللہ! جب کسی بندے کا گھر لوٹنے کے لئے کوئی آئے تو وہ اس کا مقابلہ کرتا ہے پس تو بھی اپنے گھر کی حفاظت فرما - ایسا نہ ہو کہ کل ان لوگوں کی صلیبیں اور فوجیں تیری تدبیروں پر غالب آجائیں۔

اس کے بعد سب اہل مکہ تو پہاڑوں پر چلے گئے اور ادھر کعبہ کے مالک خدا نے اپنی غیرت کا وہ قہری نمونہ دکھایا جو تاریخ عالم کا ایک انتہائی دردناک ورق بن کر رہ گیا ہے۔

پہلا تصرف الٰہی تو یہ ہوا کہ صبح جب لشکر کو تیار ہونے کا حکم ہوا اور سب سے پہلے ہاتھیوں کو آگے رکھنے کے لئے نکالا جانے لگا - تو سب سے بڑے ہاتھی نے جو ان کا لیڈر تھا - چلنے سے انکار کر دیا - جب اسے ہانکا گیا تو وہ بیٹھ گیا - اور چونکہ ہاتھی اپنے لیڈر کے بغیر نہ حرکت کرتے ہیں اور نہ حملہ کرتے ہیں اس لئے ابرہہ کے آدمیوں کو بڑی مشکل پڑ گئی - وہ جب اپنے مخصوص آلات وغیرہ اس کے پیٹ اور منہ پر مارتے تو وہ بگھرا کر کھڑا ہو جاتا مگر منہ دوسری طرف کر کے چل پڑتا - اور اگر مکہ کی طرف اس کا منہ موڑتے تو وہ بیٹھ جاتا۔

ابھی وہ اس مشکل سے نکلنے نہ پائے تھے کہ اللہ تعالیٰ نے ایک دوسری مصیبت ان پر نازل فرمائی - انھوں نے دیکھا کہ لشکر کے بعض آدمیوں کے جسموں پر چیچک نمودار ہو گئی ہے جو بڑی سرعت کے ساتھ دوسرے آدمیوں میں پھیلنے لگی - اور دیکھتے ہی دیکھتے ہزاروں آدمی اس میں مبتلا ہو کر تڑپنے لگے - اس صورت حال کے پیش نظر لشکر کی روانگی تو ملتوی کر دی گئی مگر بیماری اس سرعت کے ساتھ پھیلنے اور شدت اختیار کرنے لگی کہ دوسرے دن تک کئی سپاہی موت کا شکار ہو گئے - اب تو تمام لشکر میں بھگدڑ مچ گئی - کچھ طائف چلے گئے - کچھ نجد کی

(باقی صفحہ ۵ پر)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

زیمبیا مشن کے ابتدائی ایام

(مکرم شیخ نصیر الدین احمد صاحب سابق مبلغ انچارج زیمبیا)

۵

نوٹ:- چند باتیں شروع میں شائع ہونے سے رہ گئیں۔ ان کا اب ذکر کر دیا جاتا ہے۔

غیر ملکیوں کے خلاف جرائم

رات کے وقت کسی ایشیائی یا یورپی غیر ملکی کا اکیلے پیدل چلنا خطرہ سے خالی نہ ہوتا تھا۔ ایک ایشیائی شام کے وقت اپنی کوٹھی سے باہر غالباً سیر کے لئے پھر رہا تھا۔ دو تین افریقن پاس سے گزرے۔ ایشیائی نے پوچھا تم یہاں کیا کرتے پھرتے ہو۔ اس کے جواب میں فوراً پستول کی ایک گولی نے اُسے ہمیشہ کے لئے خاموش کر دیا۔

ایک ایشیائی کی دوکان میں ایک افریقن دن کے وقت داخل ہوا۔ پہلے کسی چیز کی قیمت پوچھی نیز کہا کہ سیف میں جتنی رقم موجود ہے میرے حوالے کر دو اور ساتھ ہی سیف کی دستی پر گرفت کر لی۔ مزاحمت کرنے پر اُسے بھی ریوالور کی گولی نے ٹھنڈا کر دیا۔

تجارتی مرکز میں جیب کاٹنے والوں کا ایک گروہ پھرتا رہتا تھا غیر ملکیوں کی جیبیں دن دہاڑے صاف ہوتی تھیں۔ اگر کوئی خاتون اپنا چھوٹا بیگ نما پرس لئے جا رہی ہوتی تو اکثر اچانک کوئی افریقن اُسے جھپٹ کر چھین لیتا اور بھیڑ میں غائب ہو جاتا۔

لوساکا میں بڑی دوکانوں کے باہر ایک برآمدہ میں پیدل چلنے والوں کی اسقدر بھیڑ ہوتی کہ کھوے کھوا چھلتا تھا۔ ان اُچکوں کو ہر نئے آنے والے غیر ملکی کا فوراً علم ہو جاتا نئے آنے والوں میں سے جب کوئی ایسے خطرات سے بے خبر جا رہا ہوتا اُس کی جیب ضرور صاف ہو جاتی۔

جب خاکسار پہلی مرتبہ زیمبیا آیا۔ تو ایک مرتبہ اِس بھیڑ میں سے گزر رہا تھا۔ میری پتلون کی جیب میں ایک نوٹ بک تھی جس میں صرف ۷، ۲ کو اچھے پڑے تھے۔ اُس وقت میری ساری پونجی یہی تھی۔ وہ کس وقت نکال لی گئی مجھے اس کا کچھ علم نہ ہوا۔

اِن کا طریق یہ تھا کہ ان کے ساتھ ایک چھوٹا دس بارہ سال کا بچہ بھی ہوتا ہے پہلے یہ بچہ پاس سے گزرتا ہوا جیبوں کو ہاتھ لگا جاتا ہے انسان یہی محسوس کرتا ہے کہ اُس کا ہاتھ غلطی سے لگ گیا ہے۔ اس طرح وہ معلوم کر لیتا ہے کہ کس جیب میں بٹوا موجود ہے اور وہ اپنے گروہ کو بتا دیتا ہے۔ اس پر وہ گروہ فوراً دو تین حصوں میں تقسیم ہو جاتا ہے۔ یہ سارے بڑے اچھے لباس میں ملبوس شرفاء نظر آتے ہیں۔ ان میں سے چند سامنے سے آکر اِسے طریق سے ٹکراتے ہیں کہ گویا بھیڑ کی وجہ سے راستہ نکالتے ہوئے ٹکرا گئے ہیں۔ عین اُسی وقت کوئی پیچھے سے ٹکراتا ہے۔ اور ایک پاس سے چلتا ہوا اُن کو ڈانٹتا ہے کہ کیا تم سے دیکھ کے نہیں چلا جاتا اس دوران جب آدمی اِن کی طرف متوجہ ہوتا ہے دو تین افراد اس کے پیچھے آجاتے ہیں کہ ان کے پیچھے آنے والوں کو یہ معلوم نہ ہو سکے کہ آگے کیا ہو رہا ہے۔ اُن کے آگے جو نوجوان جیب کے پاس ہوتا ہے آرام سے جیب صاف کر کے غائب ہو جاتا ہے آدمی ان ٹکرانے والوں کو دل میں کوستا ہوا بے خبر چلتا رہتا ہے۔ اُسے جیب صاف ہو جانے کا علم اُس وقت ہوتا ہے جب وہ ضرورت پر اُس میں ہاتھ ڈالتا ہے۔

بڑے سٹوروں کے پاس بعض نوجوان اِدھر اُدھر بکھر کر پھرتے ہیں اور صرف یہ جائزہ لیتے ہیں کہ راہ چلنے والے اپنا بٹوا کس جیب میں ڈالتے ہیں۔

جب ایسی شکایات حد سے بڑھ گئیں تو حکومت نے ایسی جگہوں پر وردی میں اور سفید کپڑوں میں پولیس متعین کر دی۔ جو ہر بیکار کھڑے ہونے والے کو شناختی کارڈ دکھانے کے لئے کہتی۔ جس کے بارے میں یہ معلوم ہو جاتا کہ نہ وہ طالب علم ہے اور نہ کہیں ملازم تو اُسے ایک لاری میں بٹھا لیتی۔ اور ایسے لوگوں سے جب لاری بھر جاتی تو انہیں شہر سے دور غیر آباد زمین پر لے جاتے جہاں حکومت نے زمین کی کاشت کا سامان مہیا کر رکھا تھا۔ اور جہاں رہائش کے عارضی مکان بھی بنائے ہوئے تھے۔ ان کو کہا جاتا کہ تم حکومت کے لئے اور اپنے لئے زمین کاشت کرو۔ اس طرح لاریاں بھر بھر کر تمام بیکار افریقنوں کو شہر سے نکال کر باہر زمینوں پر آباد کر کے انہیں کاشت کرنے پر مجبور کیا گیا۔ اس کے بعد پھر کوئی فارغ کھڑا یا پھرتا ہوا نظر نہ آتا تھا۔ سرِ عام بھیک مانگنا بھی جرم تھا۔ صرف ایک دو نابینا ڈوں کو باقاعدہ حکومت کی طرف سے اجازت دی گئی تھی (ایسے اشخاص کے پاس اجازت نامہ موجود ہوتا ہے) لیکن ان کو صرف ایک ہاتھ آگے بڑھائے رکھنے کی اجازت تھی منہ سے بولنے کی اجازت نہ تھی۔ نابینا ڈوں اور اپاہجوں کے لئے حکومت نے ویلفیئر ہوم قائم کئے ہوئے ہیں۔ جن میں ان کو بیت کی ٹوکریاں کرسیاں اور دوسری چیزیں بنانے کی مہارت دلائی جاتی تھی۔ یہ سامان شہر میں ایک بڑی دوکان میں فروخت ہوتا ہے۔ اس کی آمد انہی معذوروں کی بہبود رہائش اور خوراک پر صرف ہوتی ہے۔

ایک مرتبہ محمد ادریس اور خاکسار رات کے وقت چی بولیا جاتے ہوئے بازار میں سے گزر رہے تھے کہ سات نوجوانوں نے ہمیں گھیر لیا ان میں سے دو نے مجھے پکڑ لیا میری جیبوں کی تلاشی لینی چاہی تو محمد ادریس صاحب نے فوراً زور سے کہا خبردار اس کو ہاتھ نہ لگانا یہ مشنری ہے تمہارے ہاتھ گندے ہیں اس لئے کہ تم شرابی ہو۔ اِس پر وہ سارے ان کے گرد ہو گئے کہ تم نے ہم کو گندا کیوں کہا۔ اس پر انہوں نے ان کو کہا کہ ذرا سامنے کھڑے ہو کر میری ایک بات سنو۔ وہ ہٹ کر کھڑے ہو گئے اور کہا بتاؤ کیا کہتے ہو۔ محمد ادریس صاحب نے کہا میرے پاس ایک ایسی چیز موجود ہے کہ تم یہاں سے نہ ہٹے تو تم میں سے چھ یہاں مردہ پڑے ہونگے۔ ساتویں کو میں پولیس اسٹیشن لے جاؤں گا۔ تاکہ وہ وہاں گواہی دے کہ تم لوگ ہی ہم پر حملہ آور ہوئے تھے۔ اس پر وہ خاموشی سے اپنے راستہ پر ہو لئے۔ بڑی حیرت ہوئی کہ انہوں نے ان پر کس طرح اِس قدر رعب قائم کر لیا۔

تہذیب اور رواداری

افریقن اقوام جہاں یورپین حاکم اقوام کی شراب خوری اور ایسی ہی دیگر بد عادات کا شکار ہوتی ہیں وہاں انہوں نے اُن سے معاشرہ کے بعض آداب بھی بلا واسطہ سیکھے ہیں۔

مثلاً یہ بات شاذ و نادر ہی دیکھنے میں آتی ہے۔ کہ کوئی شخص کسی کی چیز کو بغیر اجازت ہاتھ لگائے۔ ایسا دیکھنے میں نہیں آتا کہ کوئی ساتھ کے مسافر کی گود سے کوئی کتاب یا اخبار بغیر پوچھے اٹھا کر پڑھنا شروع کر دے۔ یا اگر ایک شخص اخبار پڑھ رہا ہو تو کوئی دوسرا اُس کا ایک ورق پکڑ کر پڑھنا شروع کر دے اور پھر اُسے کھینچنا شروع کر دے۔ یا نیچے جھک کر یا اوپر گردن بڑھا کر پڑھنے کی کوشش کرے۔ ایسی بات کو خلافِ تہذیب سمجھا جاتا ہے۔

ایک مرتبہ خاکسار اپنے ایک ساتھی کے ساتھ سرکاری دفتر کے باہر کسی کی کار کے پاس کھڑا تھا۔ خاکسار نے کار کے اگلے حصہ پر سہارے کے لئے ہاتھ رکھا ہوا تھا۔ کچھ دیر کے بعد دفتر سے ایک خوش پوش شخص نکلا اور قریب آکر مجھے کہا کیا یہ کار تمہاری ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اُس نے کہا اس پر ہاتھ تو تم نے ایسے ہی رکھا ہوا ہے جیسے یہ تمہاری اپنی کار ہے۔

جب کسی کی چیز کو بھی بے وجہ اور بغیر پوچھے ہاتھ لگانا بد تہذیبی سمجھا جاتا ہے تو کسی کے بدن کو چھونا (خاص طور پر بغیر جان پہچان کے) یا راہ چلتے کسی کو ہاتھ لگا جانا۔ یا کسی کو ہاتھ سے پیچھے ہٹاتے ہوئے آگے نکل جانا یا لائن میں اپنی باری کے انتظار میں اپنے سے اگلے آدمی کے کندھے پر ہاتھ رکھنا یا پیچھے سے چھیڑتے ہوئے کہنا کہ آگے چلو۔ یہ سب باتیں بد تمیزی سمجھی جاتی ہیں۔

دوسرے کی باری کا خیال رکھنا انہیں قابلِ تحسین ہے۔ پبلک بسوں پر لمبی لمبی لائنیں لگی ہوتی ہیں۔ جب بس آکر رکتی ہے تو سب باری باری چڑھتے ہیں جب ساری سیٹیں پُر ہو جاتی ہیں تو دروازہ بند ہو جاتا ہے۔ جبکہ ایک لحظہ بلحظہ بڑھتی ہوئی لمبی لائن اگلی بس کے انتظار میں کھڑی رہتی ہے۔ ڈاکخانوں میں۔ سفر کے لئے ٹکٹ خریدنے کی جگہوں پر لوگ خود بخود لائن لگا لیتے ہیں اور کبھی کھڑکی پر ایک سے زائد آدمی نظر نہیں آتا نہ ہی لوگ دوسروں کے کندھوں کے اوپر سے بازو گزار کر دوسروں سے پہلے ڈیوٹی والے کو متوجہ کرنے کی کوشش کرتے ہیں مریض بھی ڈاکٹر کے پاس جانے کے لئے اپنی باری کا انتظار کرتے ہیں۔ ہاں اگر کوئی ناگہانی آفت کی وجہ سے مجبور ہو تو باری والوں سے درخواست کرتا ہے۔ اور وہ بخوشی اُسے باری دے دیتے ہیں۔ بڑے بڑے سٹورز میں جہاں لوگ خود ہی مطلوبہ اشیاء پہیوں والی ٹوکری میں ڈال لیتے ہیں اور پھر کمپیوٹر مشینوں تک پہنچنے کے لئے لمبی لمبی لائنوں میں کھڑے رہتے ہیں کمپیوٹر مشین تمام چیزوں کی قیمتیں (جو چیزوں کے اوپر ہی چسپاں ہوتی ہیں) جمع کرتی ہیں۔ جتنی رقم گاہک ادا کرتا ہے وہ بھی ظاہر کرتی ہے۔ یہ سارے نمبر سامنے نظر آتے رہتے ہیں مشین میں سے کاغذ کی ایک سلپ نکلتی رہتی ہے۔ ادائیگی مکمل ہونے پر وہ سلپ وہاں سے کھینچ کر گاہک کو دے دی جاتی ہے جس میں ہر چیز کی الگ الگ قیمت ان قیمتوں کا مجموعہ۔ ادا شدہ رقم اور بقایا سب کچھ درج ہوتا ہے۔

بعض اوقات کوئی چیز نایاب ہو جائے (جیسے کھانڈ چاول یا پکانے کا تیل) تو گاہک کو مقررہ مقدار سے زیادہ چیز خریدنے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

کی اجازت نہیں ہوتی۔ بسا اوقات ایسی چیز کے لئے ہمارے ساتھ کے بڑے سٹور کے باہر گلی میں ایک سپیشل کھڑکی کھول دی جاتی ہے اور لوگ لائن میں اس کے سامنے کھڑے ہو جاتے ہیں۔ بعض اوقات لائن مڑتی ہوئی لمبی گلی سے ہوتی ہوئی بڑی سڑک تک پہنچ جاتی قرب وجوار کی غریب آبادیوں سے آنے والی عورتیں لائن میں اپنی جگہ پر بچوں کو لے کر گھنٹوں بیٹھی رہتیں۔ لیکن اس تمام عرصہ میں باری کے حصول کے لئے کوئی دھکم دھکا اور کوئی شور شرابہ دیکھنے میں نہیں آتا لوگ عام طور پر بڑے پرسکون ہیں۔ دفاتر میں کبھی بلند آواز میں ڈانٹ ڈپٹ سنائی نہیں دیتی۔ ان دفاتر میں بلند آواز کی ڈانٹ ڈپٹ کو گھٹیا پن سمجھا جاتا ہے۔ اور اس سے تعاون بجائے بڑھنے کے کم ہو جاتا ہے۔ ان دفاتر میں بڑے اپنے سے چھوٹوں کو حقارت اور افسرانہ ٹھاٹ سے نہیں پکارتے۔ اور کرسی پر بیٹھے ہوئے پر غرور اور گھمنڈ کے آثار نظر نہیں آتے۔ عام طور پر ہر آنے والے کو مسکراہٹ کے ساتھ ATTEND کیا جاتا ہے۔ جب ڈیوٹی پر موجود کارندہ ایک ضرورت مند کی بات سن رہا ہوتا ہے تو تیسرا شخص اپنی آواز کو ان کی آوازوں میں شامل نہیں کرتا ایک وقت میں ایک ہی شخص کو ATTEND کیا جاتا ہے۔ یہ کوشش نہیں ہوتی کہ اپنے سے پہلے شخص کو اس کی جگہ سے ہٹا کر اپنی جگہ بنالی جائے۔

آزادی سے قبل چونکہ تمام اعلیٰ کرسیوں پر انگریز ہی فائز تھے۔ بلکہ بہت سے نچلے افسر بھی انگریز ہی تھے۔ ان کے طریق کار کا اثر افریقنوں پر بلا واسطہ پڑا۔ ان کے دفاتر صاف ستھرے ہوتے ہیں اور دفتر میں کہیں کاغذوں کے یا فائلوں کے ڈھیر نظر نہیں آتے اور کہیں گرد وغبار اڑتا ہوا نظر نہیں آتا۔ دیواروں پر اور چھتوں پر کبھی جالے نظر نہیں آتے۔ یہ سب رکھ رکھاؤ ان کی طبیعت ثانیہ بن چکا ہے۔

دوسرے کے اختلافِ رائے کو خندہ پیشانی سے سننا اور آپے سے باہر ہونے کی بجائے صبر وتحمل کے ساتھ اس پر دی جانے والے دلائل کو غور سے سننا بھی شاید انہوں نے یورپین لوگوں سے ہی سیکھا ہے مذہبی رواداری بھی قابل تحسین ہے۔ جو بچہ بالغ ہو جاتا ہے وہ اپنے عقائد اور نقطۂ نظر کا خود مالک ہوتا ہے۔ بسا اوقات ایک ہی گھر میں باپ عیسائی ہے تو بیٹا مسلمان ہے یا ایک ہی گھر میں دو بھائی مخالف سیاسی پارٹی سے تعلق رکھتے ہیں۔ لیکن اسی وجہ سے آپس کے رہنے سہنے میں کوئی بدمزگی پیدا نہیں ہونے دی جاتی۔ ان کے نزدیک سیاست کا کسی کے ایمان اور مذہبی عقیدہ سے کوئی تعلق نہیں نہ ہی شہری حقوق کے حصول میں عموماً مذہبی تعصب روک بنتا ہے

شناختی کارڈ

کسی غیر ملکی کو زیمبیا میں داخل ہونے کے بعد چھ ماہ کے اندر اندر اپنا شناختی کارڈ بنوانا ضروری ہوتا ہے۔ اس پر اس کا صرف ایک یا ڈیڑھ گھنٹہ خرچ ہوتا ہے۔ طلبگار رجسٹریشن کے دفتر جا کر ایک فارم پُر کرتا ہے۔ اور ایک کھڑکی میں دے کر اس کے پہلو میں واقع ایک کمرے میں چلا جاتا ہے۔ جہاں ایک فوٹو گرافر چار آدمیوں کی ایک اکٹھی تصویر کھینچ کر چند منٹ میں ہی اس کی چار تصویروں کو الگ الگ کاٹ کر ایک کارندہ کے سپرد کر دیتا ہے۔ جو اس کارڈ پر تصویر چسپاں کر کے جس پر کوائف کا اندراج ہو چکا ہوتا ہے۔ ایک مشین سے گزارتا ہے جس سے یہ کارڈ پلاسٹک میں بند ہو کر نکل آتا ہے اور اسے طلبگار کے حوالے کر دیا جاتا ہے اس کے لئے کوئی پیسہ دینا نہیں پڑتا۔ غیر ملکیوں کے کارڈ کا رنگ ملکی باشندوں کے کارڈ کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے۔ جو اردگرد کے افریقن ممالک کے باشندے وہاں آباد ہوتے ہیں۔ ان کے شناختی کارڈ کا رنگ غیر افریقنوں کے کارڈ کے رنگ سے مختلف ہوتا ہے۔ شناختی کارڈ تقریباً ہر ایک کے پاس موجود رہتا ہے۔ کیونکہ یہ ہر جگہ کام آتا ہے۔ ڈاکخانہ سے رجسٹرڈ خط یا پارسل وصول کرنے کے لئے یہ شناختی کارڈ دکھانا ضروری ہوتا ہے۔ حکومت کو اس کے حصول کی طرف توجہ دلانے کی ضرورت پیش نہیں آتی کیونکہ ہر آدمی خود اپنی سہولت کے لئے (ایک ہی دن میں) خود ہی حاصل کر لیتا ہے۔

خاکسار باہر جاتے ہوئے اکثر اپنا شناختی کارڈ اور ایک وصیت اپنی جیب میں رکھتا تھا۔ اس کی ایک وجہ یہ بھی تھی کہ پیدل چلتے ہوئے کئی مرتبہ ایسے ہوا کہ ایک پیچھے سے آنے والی تیز رفتار وین سڑک کے عین اس کنارے کے پاس سے گزر جاتی جس پر میں جا رہا ہوتا۔ اور یوں معلوم ہوتا کہ اگر میں ذرا سا ہٹ نہ جاتا تو وہ وین مجھے ٹکرا کر نکل جاتی۔ اس کو چلانے والا اکثر وہی دوکاندار ہوتا جس کے پاس مجھے ایک ہندو دوکاندار سے گیا تھا۔ اور جو مجھے دیکھتے ہی سیخ پا ہو گیا تھا۔ اس وصیت پر جو میں اپنی جیب میں اکثر رکھتا تھا۔ انگریزی میں یہ لکھا تھا کہ اگر میرا جسم یا اس کا کوئی حصہ کسی تعلیمی غرض سے یا کسی کی جان بچانے کے کام میں لایا جا سکتا ہو تو میری طرف سے اس کی اجازت ہے۔ نیز یہ کہ میرے جسم کو جس شہر میں پایا جائے اسی میں دفنایا جائے نہ کسی اور شہر میں منتقل کیا جائے اور نہ کسی اور ملک میں کیونکہ مجھے اسمیں کوئی دلچسپی نہیں کہ میری لاش کو کہیں منتقل کرنے پر کوئی کثیر رقم صرف کی جائے

(باقی ہے)

غیرت الٰہی کے عبرت ناک نمونے

طرف نکل گئے۔ اور کچھ انہی وادیوں میں بھوک اور پیاس سے تڑپ تڑپ کر مر گئے۔ یہ تباہی دیکھ کر ابرہہ بھی یمن کی طرف بھاگا مگر ابھی وہ راستے میں ہی تھا کہ اسے چیچک نے آلیا جس کا حملہ اتنا شدید تھا کہ اس کا سارا بدن پیپ سے بھر گیا اور آخر وہ بھی تڑپ تڑپ کر مر گیا۔ یہ وہ قہری قدرت کا نمونہ تھا جس کی طرف اشارہ کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔

"اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِاَصْحٰبِ الْفِيْلِ ۝ اَلَمْ يَجْعَلْ كَيْدَهُمْ فِيْ تَضْلِيْلٍ ۝ وَّاَرْسَلَ عَلَيْهِمْ طَيْرًا اَبَابِيْلَ ۝ تَرْمِيْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّيْلٍ ۝ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ۔"

(الفیل)

یعنی کیا تو نے نہیں دیکھا کہ تیرے رب نے ہاتھی والوں کے ساتھ کیا کیا۔ کیا اس نے ان کے منصوبہ کو باطل کر کے انہیں ہلاک نہیں کر دیا۔ پھر ان کی لاشوں پر جھنڈ کے جھنڈ پرندے بھیجے جو ان کے گوشت کو سخت قسم کے پتھروں پر مار مار کر نوچتے تھے اور اس طرح انہیں ایسے چھلکے کی مانند کر دیا جس کے اندر کا دانہ کھایا گیا ہو۔

یعنی ان کو ہلاک کر کے ان کو پرندوں کی خوراک بنا دیا اور اس طرح پر ان کی طاقت کو ایسے طور پر توڑ کر رکھ دیا کہ ان میں دوبارہ خانہ کعبہ پر حملہ کرنے کی سکت نہ رہی۔

اس واقعہ سے مکہ اور خانہ کعبہ کی عظمت کا احساس سارے عرب پر بیٹھ گیا اور وہ مکہ کو عرب کی قوت اور شوکت کا نشان سمجھنے لگ گئے یہی وجہ ہے کہ جب آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں اور آپ کے ہاتھ پر مکہ فتح ہوا تو عرب کے سارے قبائل اسے اسلام کی فتح کی علامت سمجھتے ہوئے جوق در جوق اسلام میں داخل ہونے لگ گئے۔ اور تھوڑے ہی عرصہ میں سارا عرب مسلمان ہو گیا۔ (باقی ہے)

ہمارا جلسہ سالانہ

مخلصین ربوہ کیلئے خدمت کا انمول موقعہ

ہمارے پیارے امام ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز جلسہ سالانہ کے انتظامات اور رضا کارانہ خدمت کے سلسلہ میں فرماتے ہیں:۔

"اس خدمت کو معمولی مت سمجھو۔ بڑی برکتوں والی ہے یہ خدمت! ان چند دنوں کو خدا کے لیے ۲۴ گھنٹے اگر آپ وقف کر دیں تو آپ اس سے مر نہیں جاتے۔ نہ ایسے کمزور ہو جاتے ہیں کہ ہمیشہ کے لیے بیمار ہو جائیں۔ کوئی مستقل بیماری یا نقص آپ کے اندر پیدا نہیں ہوتا۔ تھوڑی سی تکلیف ہی ہے۔ جو آپ نے برداشت کرنی ہے، لیکن اس کے نتیجہ میں اس قدر رحمتیں ہیں۔ جن کا آپ نے وارث بننا ہے۔ کہ آپ کا دماغ یا کسی اور انسان کا دماغ تصور ہی نہیں کر سکتا۔"

پس ہمارے وہ بچے یا ہمارے وہ بھائی جو اس خدمت کی برکات اور اس کے نتیجہ میں حاصل ہونے والی رحمتوں کی طرف متوجہ نہیں ہوتے۔ انہیں میں متوجہ کرتا ہوں کہ وہ ۲۴ گھنٹے حضرت بانی سلسلہ احمدیہ کے مہمانوں کی خدمت میں گذار کر اللہ تعالیٰ کی بے شمار رحمتوں اور اس کے ان گنت فضلوں کے وارث بننے کی کوشش کریں۔

اللہ تعالیٰ آپ کو سمجھ اور توفیق دے اور ہمیں بھی اپنی ذمہ داریوں کے نبھانے کی وہ خود توفیق دیتا چلا جائے کیونکہ اس کی توفیق کے بغیر کچھ نہیں ہو سکتا۔" (الفضل ۸ جون ۱۹۶۸ء)

(افسر جلسہ سالانہ)

تلاش گمشدہ تھیلا

مورخہ ۲۹/۱۱/۸۱ کو شام سات بجے نئی پریس دارالنصر غربی ربوہ سے لیکر دارالرحمت بازار تک کہیں سردی کے کپڑے ایک تھیلے میں گر گئے ہیں جن کی تفصیل مندرجہ ذیل ہے۔ گرم اونی لوئی دو عدد۔ جرابیں ایک جوڑا گرم۔ ایک عدد رومال جو سر پر لپیٹا جاتا ہے۔ جس کسی دوست کو ملے ہوں وہ چاول فیکٹری ربوہ انصاف اینڈ کمپنی ربوہ میں ملک محمد اسماعیل تک پہنچا کر شکریہ کا موقعہ دیں۔

(نصیر محمد کارکن الفضل ربوہ)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہیں کہ اگر کسی صاحب کو ان وصایا میں کسی وصیت سے متعلق کسی جہت سے اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

(سکریٹری مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

مسل نمبر ۲۴۸۲۰

میں محمد معظم ولد محمد شفیع صاحب قوم کھوکھر پیشہ ملازمت عمر ۴۰ سال بیعت پیدائشی ساکن ویمبلے مڈل سیکس انگلستان بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۰/۴/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔

اس وقت میری کل جائیداد غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ رہائشی پلاٹ رقبہ ایک کنال واقعہ لاہور پاکستان مالیتی اندازاً ۶۰،۰۰۰/- روپے

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ تین صد پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے

العبد:۔ محمد معظم ویمبلے انگلستان

گواہ شد ۱:۔ نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ مڈل سیکس یوکے انگلستان

گواہ شد ۲:۔ بشیر احمد شیدا لنڈن

مسل نمبر ۲۴۸۲۱

میں منور احمد قیوم ولد چوہدری رفیق احمد صاحب پیشہ ٹیچر عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸۰ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کوئی نہیں۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ ۳۷۱۴/- روپے سالانہ بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہونگا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ منور احمد قیوم ولد چوہدری رفیق احمد صاحب نائیجیریا۔

گواہ شد ۱:۔ خالد احمد ظفر ولد مبارک عمر علی صاحب۔ احمدیہ سیکنڈری سکول نائیجیریا

گواہ شد ۲:۔ ایم اجمل شاہد امیر ومشنری انچارج نائیجیریا۔

مسل نمبر ۲۴۸۲۲

میں آنسہ مامون زوجہ شیخ مامون احمد صاحب پیشہ خانہ داری عمر ۲۸ سال بیعت پیدائشی ساکن نائیجیریا بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۶/۸۰ میں وصیت کرتی ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ زیورات طلائی ۳۰۰ گرام ۲۴۰۰/- ₦

۲۔ حق مہر ۶۵۰/- ₦

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتی ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے مبلغ ۲۰/- ₦ ماہوار بصورت جیب خرچ مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتی رہوں گی اور اگر میں اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتی رہوں گی اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتی ہوں کہ اپنی جائیداد یا آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن پاکستان ربوہ کو ادا کرتی رہوں گی میری یہ وصیت یکم جنوری ۱۹۸۰ء سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ آنسہ مامون زوجہ شیخ مامون احمد نائیجیریا۔

گواہ شد ۱:۔ محمد اجمل شاہد امیر و مشنری انچارج نائیجیریا۔

گواہ شد ۲:۔ ظفر احمد شاہد نائیجیریا

مسل نمبر ۲۴۸۲۳

میں محمد لقمان طارق ولد محمد سلیمان صاحب طارق قوم پاکستانی برٹش پیشہ ملازمت عمر ۱۹½ سال بیعت پیدائشی احمدی ساکن ساؤتھ ہال مڈل سیکس لنڈن بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۱۴/۵/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ فی الحال کوئی نہیں

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا کہ اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں

اس وقت مجھے ۸/- پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا۔ اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ محمد لقمان طارق ساؤتھ ہال انگلینڈ۔

گواہ شد ۱:۔ نسیم احمد باجوہ مبلغ سلسلہ مڈل سیکس انگلینڈ۔

گواہ شد ۲:۔ سید صدق المرسلین خادم صدر جماعت احمدیہ ساؤتھ ہال مڈل سیکس لنڈن۔

مسل نمبر ۲۴۸۲۴

میں مرزا منصور بیگ ولد مرزا ایوب بیگ صاحب قوم مغل پیشہ ملازمت عمر ۳۷ سال بیعت پیدائشی ساکن ہیز مڈل سیکس یوکے بقائمی ہوش وحواس بلاجبر واکراہ آج بتاریخ ۵/۸۱ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کے ۱/۱۰ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہوگی۔ اس وقت میری کل جائیداد منقولہ وغیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کردی گئی ہے۔

۱۔ ایک مکان واقع ہیز (مڈل سیکس) جو مارگیج پر لیا ہوا ہے مالیتی اندازاً ۲۴ ہزار پونڈ۔ ابھی خاکسار کے ذمہ ۹ ہزار پونڈ قرض ہے۔

میں اقرار قانونی اور شرعی کرتا ہوں کہ مجھے یا میرے کسی وارث کو کسی حالت میں کبھی بھی یہ حق نہ ہوگا اپنا ادا کردہ چندہ وصیت یا ادا کردہ حصہ جائیداد کی واپسی کا مطالبہ کریں۔

اس وقت مجھے مبلغ دو صد پونڈ ماہوار بصورت ملازمت مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہوگی ۱/۱۰ حصہ داخل خزانہ صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اسکے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی یہ وصیت حاوی ہوگی۔ میں اقرار کرتا ہوں کہ اپنی جائیداد کی آمد پر اگر کوئی ہوئی حصہ آمد بشرح چندہ عام تازیست حسب قواعد صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ کو ادا کرتا رہوں گا میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد:۔ مرزا منصور بیگ ولد مرزا ایوب بیگ صاحب مرحوم ہیز مڈل سیکس انگلستان

گواہ شد ۱:۔ نسیم احمد باجوہ ولد چوہدری محمد شریف صاحب باجوہ مبلغ سلسلہ لنڈن

گواہ شد ۲:۔ چوہدری محمد سلیمان طارق ولد ٹھیکیدار علم الدین سکریٹری مال ساؤتھ ہال لنڈن۔

ضروری اعلان

سال گذشتہ کے جلسہ سالانہ پر غیر ملکی مہمانوں کے لئے ترجمانی کا نظام مکرم منیر احمد صاحب فرخ کی زیر نگرانی قائم کیا گیا تھا۔ اس سلسلہ میں جن اصحاب نے ان کے ساتھ کام کیا تھا وہ جلد تر اپنے پتہ جات سے اُن کو اس پتہ پر مطلع کریں۔

مکرم منیر احمد صاحب فرخ
مکان نمبر ۳۰۱ ـــــ G/8/2
اسلام آباد
فون: دفتر: ۴۲۶۱۱ ـــ گھر: ۵۲۷۸۱

ـــ عبد الرشید یحییٰ۔ انچارج شعبہ ترجمانی جلسہ سالانہ۔ نظارت اصلاح وارشاد۔ ربوہ

قائدین مجالس و اضلاع: نوجوانوں، نئے احمدیوں اور نئے کمانے والوں کو تحریک جدید کے مالی جہاد میں دفتر سوم میں شامل فرمائیں (مہتمم تحریک جدید)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

درخواست دعا

- ہمارا پیارا دوست ملک عبدالرشید زاہد بی ایس سی کیمیکل انجینئرنگ پاکستان سٹیل مل کی ٹریننگ کے لیے بیرون ملک تشریف لے جا رہے ہیں۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ خدا تعالیٰ سفر و حضر میں ان کا حامی و ناصر ہو۔ آمین۔ (محمد ریاض نوید۔ پنجاب یونیورسٹی لاہور)
- میرے والد محترم ڈاکٹر محمد حسین اوپل صاحب آف گجرات کئی ماہ سے بیمار ہیں اور علاج کے لیے سول ہسپتال گوجرانوالہ میں داخل ہیں احباب جماعت ان کی شفایابی کے لیے دعا فرمائیں۔
(حنیف احمد اوپل۔ بی فارمیسی لاہور)

خاکسار ۱۳ اکتوبر ۱۹۸۱ء سے بیماری کی وجہ سے ہسپتال میں داخل ہے۔ اب بفضل خدا طبیعت قدرے ٹھیک ہے۔ یہ بیماری عرصہ دو سال سے جاری ہے۔ احباب کرام خاکسار کی مکمل صحت یابی کے لئے دعا فرمائیں۔ (محمد امجد خان سیکرٹری مال جماعت احمدیہ سڈنی۔ آسٹریلیا)

۲۔ خاکسار اعلیٰ تعلیم کے لئے ایک غیر ملک میں داخلہ حاصل کرنے کی کوشش کر رہا ہے۔ نیز ایک مقدمہ کی کامیابی اور خاکسار کی صحت کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(ایم ظفر اللہ گھمن۔ ایم۔ ایس سی۔ کمپالا۔ یوگنڈا)

۳۔ میری بھانجی بشریٰ خاتون جو سرطان جیسی موذی مرض میں گزشتہ دو سال سے مبتلا ہے۔ سخت پریشانیوں سے دوچار ہے۔ احباب کرام سے موصوفہ کے لئے صحت یابی کی درخواست دعا ہے۔
(عبدالاحد صدر حلقہ ۲ اورنگی ٹاؤن سیکٹر ۱۱½ کراچی ۴۱)

۴۔ خاکسار کو ایک عرصہ سے پیشاب کی تکلیف ہے۔ ڈاکٹروں نے اپریشن تجویز کیا ہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ اپریشن کو کامیاب فرمائے اور مجھے جلد صحت کاملہ عطا فرما کر اپنی رضا کی راہوں پر چلنے کی توفیق بخشے۔ آمین۔
(میجر غلام حسین (ریٹائرڈ) ۴۷۔ پی۔ اے۔ ایف روڈ سرگودھا)

۵۔ خاکسار کی آنکھ کا اپریشن اللہ تعالیٰ کے فضل اور رحم کے ساتھ کامیاب رہا ہے۔ اب خاکسار کئی دنوں سے کاروبار کی بندش کے باعث سخت مالی پریشانیوں میں مبتلا ہو گیا ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مجھے دوبارہ اپنا بوجھ اٹھانے کی توفیق عطا فرمائے اور مالی پریشانیوں سے نجات بخشے آمین
(ڈاکٹر اللہ داد خان علوی عرائض نویس چنیوٹ مقیم ربوہ)

۶۔ خاکسار کے والد محترم کافی دنوں سے بندشِ پیشاب کی وجہ سے بیمار ہیں۔ سول ہسپتال کوٹلی میں زیرِ علاج رہنے کے بعد انہیں ۱۱ نومبر کو اپریشن کے لئے راولپنڈی لایا گیا ہے جہاں انہیں جنرل ہسپتال میں داخل کیا گیا ہے۔ چند دن کے اندر اندر اپریشن ہوگا۔ احباب دعا فرمائیں کہ اپریشن کامیاب ہو اور والدِ محترم کامل طور پر شفایاب ہو جائیں۔
(کرم الدین طاہر معلم وقفِ جدید حال مقیم مسجد احمدیہ نور۔ راولپنڈی)

دعائے مغفرت

۱۔ مکرم چوہدری پیر محمد صاحب جگ برادرِ اکبر رحمت خان صاحب جگ آف ڈاہرانوالی ضلع گوجرانوالہ ۱۷ نومبر کو بعد دوپہر وفات پا گئے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم با اخلاق، نیک، دین کا شغف اور احمدیت سے والہانہ محبت رکھنے والے تھے۔ مہمان نوازی کے لئے ہر وقت تیار رہتے تھے۔ مرحوم نے اپنے پیچھے سوگوار بیوی کے علاوہ دو بچے چھوڑے ہیں جو دونوں شادی شدہ اور صاحبِ اولاد ہیں۔ احباب کی خدمت میں مرحوم کی بلندیٔ درجات کے لئے دعا کی درخواست ہے۔
(مغفور احمد قمر۔ مربی سلسلہ مقیم حافظ آباد)

۲۔ ہمارے چھوٹے بھائی ساجد محمود احمد صاحب ابن محمد صادق آف جھنگ صدر ۱۹ اگست ۱۹۸۱ء کو کراچی میں پیش آنے والے ٹرین کے ایک حادثہ میں وفات پا کر اپنے مولیٰ حقیقی سے جا ملے۔ انا للہ وانا الیہ راجعون۔ مرحوم کی عمر ۲۱ برس تھی۔ خدمتِ دین کا بہت شوق تھا۔ ایک عرصہ تک کراچی کے گیسٹ ہاؤس میں خادم کے فرائض بھی سرانجام دیتے رہے۔ احباب جماعت دعا فرمائیں کہ اللہ تعالیٰ مرحوم کو جنت الفردوس میں جگہ دے، درجات بلند فرمائے اور ہم سب کو صبرِ جمیل عطا کرے آمین۔
(اعجاز محمود ارشد۔ اکرم انجم۔ خالد محمود احمد)

سائیکل سفر

مرکزی ہدایات کے مطابق اس سال محترم امیر صاحب چوہدری خلیل احمد صاحب جاوید ہائے احمدیہ ضلع سانگھڑ نے محترم لئیق احمد صاحب مربی سلسلہ احمدیہ اور چوہدری مقصود احمد قائد خدام الاحمدیہ ضلع سانگھڑ کے ساتھ مل کر دورہ کر کے ۹ خدام اور اطفال کو بذریعہ بائیسکل ربوہ جانے کے لئے تیار کیا۔ پروگرام کے مطابق روانگی سے پہلے ۱۳ اکتوبر کی رات کو محترم امیر صاحب نے شہداد پور میں تمام خدام کی دعوت کی اور روانگی کا پروگرام بنایا گیا۔ اس موقعہ پر محترم مربی صاحب کے علاوہ محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن صاحب صدیقی ڈویژنل امیر اور تمام جماعتوں کے صدر صاحبان کو بھی دعوت دی گئی تھی جو پروگرام میں مکرم قائد صاحب ضلع کو امیر قافلہ بنایا گیا۔

۱۴ اکتوبر کو نماز تہجد ادا کرنے کے بعد ۳ بجے اس مبارک سفر پر روانہ ہوئے۔ مقامی احباب اور صدر صاحبان اور دونوں امراء شہر سے باہر تک ساتھ گئے اور محترم امیر صاحب ڈویژنل نے الوداعی دعا کرائی۔ یاد رہے کہ یہاں سے ربوہ ۶۰۰ میل یعنی قریباً ۱۰۰۰ کلومیٹر کے فاصلہ پر واقع ہے۔

اسی روز یعنی ۱۴ اکتوبر کی شام ۵½ بجے ضلع بدین اور ضلع تھرپارکر کے ۲۷ خدام تشریف لے آئے جو ربوہ بذریعہ سائیکل جا رہے تھے۔ مرحوم امیر صاحب ضلع سانگھڑ چوہدری خلیل احمد صاحب نے چائے وغیرہ کے ذریعہ ان کی تواضع فرمائی اور کوئی پہ آگھنٹہ ٹھہرنے کے بعد دعا کے ساتھ روانہ ہو گئے۔ اللہ تعالیٰ تمام خدام و اطفال کے لئے یہ سفر بہت سا ربرکتوں کا ذریعہ بنائے۔
(سیکرٹری مال جماعت احمدیہ شہداد پور ضلع سانگھڑ)

ضروری اعلان برائے امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ

امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ مورخہ ۱۲/۸۱/۱ تک مطابق اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲۲/۱۱/۸۱، ۲۳/۱۱/۸۱ حسب قواعد درخواستیں بھجوا دیں۔ دینی نصاب کا اعلان اخبار الفضل مورخہ ۲۲/۸/۸۱، ۲۵/۸/۸۱، ۳/۱۰/۸۱ میں شائع ہو چکا ہے۔ تحریری امتحان انشاء اللہ مورخہ ۹/۱۲/۸۱ بروز بدھ بوقت ۸½ بجے صبح ہوگا اور انٹرویو مورخہ ۱۰/۱۲/۸۱ بروز جمعرات بوقت ۱۲ بجے صبح ہوگا کاغذ۔ قلم ہمراہ لائیں۔ (ناظر دیوان صدر کمیشن امیدواران ملازمت صدر انجمن احمدیہ)

کیا آپ
چندہ عام۔ حصہ آمد
چندہ جلسہ سالانہ۔
ادا فرما چکے
ہیں؟

مطب
حکیم حمید احمد اختر رجسٹرڈ طبیب درجہ اول
اپنی طبی ضروریات اور مخلصانہ مشورہ کے لئے تشریف لائیں۔ باہر کے احباب حالات بیماری لکھ کر دوا اور مشورہ حاصل کر سکتے ہیں۔ خط لکھ کر فہرست ادویات طلب فرما دیں
منیجر: المنار دواخانہ گولبازار ربوہ

سرمہ نور رجسٹرڈ قادیان کا قدیمی اور مشہور تحفہ
اکسیر اٹھرا موضی اٹھرا کا شافی علاج:
شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ گولبازار ربوہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

وصایا کے بارہ میں شوریٰ ۱۹۸۱ء میں منظور ہونے والے قواعد

(نوٹ :- تمام امراء کرام / صدر صاحبان جماعت ہائے احمدیہ سے درخواست ہے کہ ان قواعد کو خطبہ جمعہ میں تمام جماعت کو پڑھکر سنادیں اور رسالہ "قواعد وصیت" میں بھی متعلقہ مقام پر ان کو درج کریں صدران موصیان (سیکرٹریان وصایا) کا فرض ہے کہ موصیان / موصیات کے اجلاس منعقد کروا کے ہر موصی / موصیہ کو انفرادی طور پر بھی ان سے آگاہ کردیا جاوے اور موصیان کرام کو تاکید کردی جاوے کہ ان کی پابندی کریں۔)

۱- **قاعدہ نمبر ۴۲۷** سابقہ قاعدہ نمبر ۴۲۷ (رسالہ قواعد وصیت ص۲۵) کی بجائے اس قاعدہ کی مندرجہ ذیل صورت منظور ہوئی۔

"موصیان کے لیے ضروری ہوگا کہ ہر سال اپنے فارم اصل آمد میں یہ اندراج کریں کہ ان کی جائیداد میں دورانِ سالِ گذشتہ۔ کیا کمی یا بیشی ہوئی ہے۔ جس جائیداد کا ذکر وہ پہلے کرچکے ہوں اسے دہرانے کی ضرورت نہیں۔"

۲- **قاعدہ نمبر ۴۲۵** سابقہ قاعدہ نمبر ۴۲۵ (رسالہ قواعد وصیت ص۱۵) کی بجائے حسب ذیل قاعدہ منظور ہوا۔

"ہر جماعت میں امیر / صدر صاحب اور صدر موصیان ہر سال اس امر کی نگرانی اور رپورٹ کریں گے۔ کہ تمام موصیان شرائط وصیت کو پورا کررہے ہیں۔ بصورت دیگر ایسے موصی کے متعلق اپنی بصیغہ راز رپورٹ مجلس کارپرداز کو بھجوائیں گے۔ مجلس کارپرداز بعد تحقیق جس وصیت کو شرائط وصیت کے خلاف پائے اسے وہ منسوخ کرسکتی ہے۔
نائب صدر صاحبہ موصیات ایسی رپورٹ برائے ضروری کارروائی امیر / صدر صاحب یا صدر موصیان کو کریں گی۔"

۳- **قاعدہ نمبر ۴۰۹** (رسالہ قواعد وصیت ص۳۲) کی مندرجہ ذیل تشریح منظور ہوئی :-

تشریح جب کوئی موصی چھ ماہ کا بقایا دار ہو تو دفتر وصیت ذمہ دار ہوگا کہ ایک ماہ کے اندر بقایا دار کو تنبیہ کرے ایسی تنبیہ کے بعد اگر بقایا دار نہ بقایا ادا کرے نہ کوئی عذر پیش کرے مہلت حاصل کرے۔ تو مجلس کارپرداز کو حق ہوگا کہ اس کی وصیت منسوخ کرے۔

۴- **نیا قاعدہ** (اسے رسالہ قواعد وصیت کے باب سوئم "منظوری وصیت" میں درج کرلیا جائے۔)

(۱) "مرض الموت میں کی گئی وصیت قابلِ قبول نہ ہوگی۔

(۲) نظام وصیت کے لحاظ سے مرض الموت وہ شدید بیماری شمار ہوگی۔ جس میں کسی فرد کی موت کا قوی احتمال پیدا ہوچکا ہو اور اسی مرض میں اس کی موت واقع ہوجائے۔

۵- **تشخیص جائیداد کا قاعدہ نمبر ۳۷۹-ب** (رسالہ قواعد وصیت ص۲۴) کے مطابق ہی ہے۔ سوائے اس کے کہ اس کی شق نمبر ۱ کی سطر نمبر ۲ میں "کسی حصہ کی" کے الفاظ کے آگے اور "حسب ضابطہ" کے الفاظ سے قبل مندرجہ ذیل الفاظ کا خطوطِ وحدانی میں اضافہ کرلیا جائے۔

"(بشرطیکہ وہ ایک سے زیادہ اکائیوں پر مشتمل ہو)"

(نوٹ :- جماعتوں میں اس اضافہ کے ساتھ سارا قاعدہ پڑھ کر سنا دیا جائے)۔ (صدر مجلس کارپرداز۔ ربوہ)

بعد از خدا بعشقِ محمدؐ مخمرم
گر کفر این بود بخدا سخت کافرم

وا (غانا) میں
لجنہ اماء اللہ کا اجتماع

مکرم عبدالعتیق صاحب بذریعہ تار ۷۸ وا (گھانا) مغربی افریقہ سے اطلاع دیتے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ وا۔ اپر ریجن غانا کا ایک بہت بڑا اجتماع منعقد ہوا۔ یہ پہلی نوعیت کا اجتماع تھا جس میں ملک بھر کے تین ہزار نمائندگان نے شرکت کی۔ اس موقع پر مختلف تربیتی مضامین پر مقررین نے حاضرین اجتماع سے خطاب کیا۔ خواتین نے بڑھ چڑھ کر مالی قربانی میں حصہ لیا اور ۸۳ ہزار سڈی جو پاکستانی ۸ لاکھ روپے روپیہ بنتا ہے اشاعت اسلام کے لئے بطور چندہ دیا۔ الحمد للہ قارئین الفضل سے استدعا ہے کہ وہ جماعت احمدیہ غانا کے اخلاص اور ترقی کے لئے دعا کریں : (نائب وکیل التبشیر)

حضرت اقدس فرماتے ہیں :-
"جتنا کوئی استغفار کرتا ہے اتنا ہی معصوم ہوتا ہے"
(البدر ۲ دسمبر ۱۹۰۲ء ص۵۲)

درخواست دعا

● تقریباً اڑھائی سال سے میرے والد محترم مکرم چوہدری رستم علی صاحب بعارضہ فالج بیمار ہیں اور چلنے پھرنے سے معذور ہیں پچھلے دنوں ان کے پیٹ میں کچھ تکلیف ہوگئی تھی جس کی وجہ سے وہ اور بھی کمزور ہوگئے ہیں اب پہلے سے افاقہ ہے جملہ احباب سے والد محترم کی کامل و عاجل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔
(حیدر علی ظفر مربی سلسلہ ڈیرہ غازی خان)

● میرے والد محترم محمد ظہور خان پٹیالوی صحابی بوجہ ضعیف العمری صاحب فراش ہیں نیز والدہ صاحبہ بوجہ فالج ایک لمبے عرصہ سے بیمار چلی آرہی ہیں۔ خاندان حضرت اقدس اور احباب جماعت کی خدمت میں دونوں کی کامل شفایابی کے لیے دعا کی درخواست ہے۔
(ڈاکٹر عبدالشکور اسلم مرکزی سیکرٹری تعلیم القرآن جماعت احمدیہ۔ کراچی)

● خاکسار کے چھوٹے بھائی عزیزم محمد افضل آف واہ کینٹ کے خسر مکرم ماسٹر محمد سلیمان صاحب آف سنت نگر لاہور عرصہ چار ماہ سے شدید بیمار ہیں علاج کے باوجود ابھی تک کوئی افاقہ نہیں ہوا جملہ احبابِ جماعت کی خدمت میں درخواست دعا ہے۔ (محمد صادق ندیم۔ ندیم بکڈپو گولبازار ربوہ)

موتیا بند کورس GATARACT COURSE

GATARACT CURE (4CAPS) 15-00
GATARACT TABS. (240 TABS) 20-00
GATARACT POWDER (5) 5-00
GATARACT DROPS (15ML) 20-00

40 روزہ کورس قیمت -/60 ڈاک خرچ -/5 لٹریچر مفت
کیوریٹو میڈیسن (ڈاکٹر راجہ ہومیو) کمپنی رجسٹرڈ پاکستان
لاہور، کراچی۔ ہیڈ آفس گولبازار ربوہ فون 606-607

آپ کو معلوم ہوچکا ہے کہ :-
حضرت حکیم نظام جانؒ
کے دواخانہ کا نام اب
مشہور دواخانہ رجسٹرڈ
— ہوچکا ہے —
خط و کتابت کے لئے اب اتنا پتہ کافی ہے
حکیم عبدالحمید، مشہور دواخانہ
چوک گھنٹہ گھر، گوجرانوالہ ۱۹۰
فون گوجرانوالہ ۷۴۸۴۴ ★ ربوہ فون نمبر ۶۳۸

القمر گلاس ہاؤس
— اینڈ ہارڈویئر سٹور
ہر قسم کا عمارتی شیشہ عمدہ فرمنگ۔ ہارڈبورڈ۔ چپ بورڈ۔ فارمیکا اور سامان فرنیچر کے لئے
— تشریف لادیں! —
حیات مارکیٹ۔ گول بازار۔ ربوہ

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴